26804 - بیٹی کا سالگرہ منانے سے انکار اور ماں کا اصرار

سوال

مجھے علم ہوا ہے کہ میری غیر مسلم والدہ میری سالگرہ منانا چاہتی ہے اس سلسلہ میں کیا حکم ہے، اور اگر جائز نہیں تو انکار کرنے کی صورت میں والدہ کے ساتھ حسن سلوک کس طرح ہو سکتا ہے ؟

پسندیدہ جواب

اول :

اس تہوار جسے لوگ "سالگرہ کا تہوار" کہتے ہیں اس کے متعلق شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :

ہر وہ تہوار جسے عید بنایا جائے اور وہ ہر ہفتہ میں یا ہر سال تکرار سے آئے وہ مشروع نہیں یہ بدعت ہے، اس کی دلیل یہ ہے کہ :

شارع نے بچے کی ولادت پر عقیقہ کرنا مشروع کیا ہے اور اس کے بعد کچھ نہیں، ان کا یہ تہوار بنا لینا جو ہر ہفتہ یا ہر سال میں آئے اس کا معنی یہ ہوا کہ انہوں نے اسے اسلامی عید اور تہوار کی مشابہ بنا لیا ہے، اور ایسا کرنا حرام ہے جائز نہیں اسلام میں تین تہواروں اور عیدوں کے علاوہ کوئی نہیں یعنی عید الفطر اور عید الاضحی اور ہفتہ وار عید جمعہ ہے.

یہ عادات میں سے نہیں کیونکہ اس میں تکرار ہے اسی لیے جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو مدینہ کے لوگ دو تہوار اور عیدیں منایا کرتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"اللہ سبحانہ و تعالی نے ان دو تہواروں کے بدلے تمہیں دو بہتر اور اچھے تہوار دیے ہیں وہ عید الفطر اور عید الاضحی ہیں"

سنن نسائی حدیث نمبر (1556) سنن ابو داود حدیث نمبر (1134) علامہ البانی رحمہ اللہ نے سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ حدیث نمبر (124) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

حالانکہ یہ ان کے ہاں عادی امور میں سے تھے" انتہی

منقول از : شرح کتاب التوحید (382/1).

مزید آپ سوال نمبر (1027) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

دوم :

رہا یہ مسئلہ کہ آپ اپنی والدہ کے ساتھ کیسا معاملہ کریں میری رائے تو یہ ہے کہ آپ پوری صراحت اور وضاحت سے معاملہ کی حقیقت بیان کر دیں، انہیں بتائیں کہ اللہ تبارک و تعالی نے اس کا حکم نہیں دیا، اور دین اسلام اس سے منع کرتا ہے، اور اگر ایسا ہی ہے تو آپ یہ کام نہیں کر سکتیں.

آپ والدہ کو یہ بھی کہیں کہ اگر اللہ تعالی نے اس سے منع نہ کیا ہوتا تو میں اس میں خوشی محسوس کرتی اور آپ کا شکریہ بھی لیکن معاملہ میرے اختیار میں نہیں اور نہ ہی کسی اور کے اختیار میں ہے، بلکہ یہ تو اللہ تعالی کے اختیار میں ہے وہی فیصلہ کرتا ہے، اور ہم مسلمان پر اس کی تسلیم کرنا ضروری ہے ہمارے لیے اس میں مناقشہ اور اعتراض کرنا جائز نہیں، کیونکہ یہ اللہ سبحانہ و تعالی حکیم و علیم کا حکم ہے.

آپ اپنی والدہ کو اچھی اور بہتر اسلوب اور طریقہ نرم رویہ سے بتائیں، اگر تو وہ مان جائیں اور اس کی قدر کریں تو اللہ کا شکر ادا کریں، وگرنہ آپ اس تقریب کے موقع پر گھر سے باہر رہنے کی کوشش کریں تا کہ آپ کو اس میں شریک ہونے کے لیے تنگ نہ کیا جائے، یا پھر اپنے آپ کو کمزور کر دیں، آپ کی والدہ جو کچھ کر رہی ہے اس کی آپ ذمہ دار نہیں، اللہ کی رضا مخلوق کی رضا پر مقدم ہونی چاہیے.

اور آپ یقین کریں کہ اگر آپ نے آج اس کام کا شدت سے انکار کر دیا تو امید ہے اللہ تعالی مستقبل میں اپنے حکم سے آپ کی والدہ کو آپ پر راضی کر دیگا.

واللہ اعلم.